سوال

(971) مردوں اور عورتوں کی کنگھی کرنے میں کیا کیفیت ہونی چاہیے؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مردوں اور عورتوں کے لیے کنگھی کرتے ہوئے بال بنانے کی کیا کیفیت ہونی چاہیئے؟ کیا احادیث میں اس بارے میں کوئی خاص کیفیت بیان ہوئی ہے یا کسی سے منع کیا گیا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس سلسلے میں خواتین کے لیے صحیح بخاری میں امام صاحب نے ایک باب یوں ذکر کیا ہے "باب جعل شعر المراة ثلاثة قرون" عورت کا اپنے بالوں کی تین چوٹیاں بنانے کا بیان" پھر امام صاحب نے سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ذکر کی ہے، کہتی ہیں کہ "۔۔ پھر ہم نے دختر نبی کے بالوں کی تین چوٹیاں بنا کر گوندھ دیں۔" جناب سفیان نے تفصیل بیان کی کہ ایک چوٹی پیشانی کے بالوں کی اور دو اطراف کے بالوں کی۔ (صحیح بخاری، کتاب الجنائز، باب هل يجعل شعر المراة ثلاثة قرون، حدیث: 1203 فتویٰ میں باب کے جو الفاظ ذکر کیے گئے ہیں وہ بخاری میں موجود اصل الفاظ سے مختلف ہیں۔ اصل الفاظ وہ ہیں جو یہاں حوالہ درج کرتے ہوئے بیان کیے گئے ہیں۔ (عاصم))

اور بالوں کا اس طرح سے گوندھنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد سے تھا۔ سنن سعید ابن منصور میں سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا، اسے طاق عدد سے غسل دو اور اس کے بالوں کی چوٹیاں بنا دو۔" (یہ الفاظ مسند سعید بن منصور سے تو نہیں مل سکے البتہ اس مفہوم و معنی کی روایات دیگر کتب میں موجود ہیں۔ واللہ اعلم۔ دیکھیے: صحیح مسلم، کتاب الجنائز، باب فی غسل المیت، حدیث: 939، وسنن الترمذی، کتاب الجنائز، باب غسل المیت، حدیث: 990، سنن النسائی، کتاب الجنائز، باب غسل المیت وترا، حدیث: 1885۔)

جبکہ صحیح ابن حبان میں وضاحت ہے، ام عطیہ رضی اللہ عنہا ہی سے روایت ہے کہ فرمایا:

اغسلها ثلاثا أو خمسا أو سبعا واجعلن لها ثلاثة قرون

"اسے تین، پانچ یا سات بار غسل دو اور اس کے بالوں کی تین چوٹیاں بنا دو۔" (صحیح ابن حبان: 7/304، حدیث: 3033۔)

مصنف عبدالرزاق میں اور زیادہ تفصیل ہے۔ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ:

ضفرنا شعرها ثلاثة قرون، ناصيتها وقرنيها ثم ألقيناه خلفها

"ہم نے اس کے بالوں کی تین چوٹیاں بنائیں ایک پشانی کے بالوں کی اور دو اطراف کے بالوں کی، اور پھر ہم نے انہیں اس کی کمر کی طرف ڈال دیا۔" (صحیح بخاری، کتاب الجنائز، باب یلقی شعر المراۃ خلفھا، حدیث: 1204 و صحیح مسلم، کتاب الجنائز، باب فی غسل المیت، حدیث: 939 السنن الکبری للبیھقی: 4/5، حدیث: 6558، مصنف عبدالرزاق: 3/402، حدیث: 6089 یہ روایات الفاظ کی کمی بیشی اور ترتیب الفاظ میں تقدیم وتاخیر کے ساتھ مروی ہیں، اور یہ تمام روایات حضرت ام عطیہ انصاریہ رضی اللہ عنہا کی بیان کردہ ہیں۔ (عاصم))

امام ابن دقیق العید رحمہ اللہ کہتے ہیں: "اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ عورت کے بالوں میں کنگھی اور پھر اس کی مینڈھیاں یا چوٹی بنانا مستحب ہے۔"

اور جو آج کل بعض مسلمان عورتوں میں یہ چلن آیا ہے کہ ٹیڑھی مانگ نکالتی ہیں اور گدی کے پاس یا عین چوٹی کے اوپر بنا لیتی ہیں جیسے کہ فرنگی عورتوں کا معمول ہے، تو یہ جائز نہیں ہے، کیونکہ اس میں کافر عورتوں کے ساتھ مشابہت ہے۔ امام احمد اور امام ابوداؤد رحمہما اللہ اپنی اپنی سندوں سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت لائے ہیں کہ "نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو کسی قوم کی مشابہت اپنائے وہ ان ہی میں سے ہو گا۔" (سنن ابی داود، کتاب اللباس، باب فی لبس الشھرۃ، حدیث: 4031 ومسند احمد بن حنبل: 2/50، حدیث: 5114، 5115۔)

اس حدیث کو امام ابن حبان رحمہ اللہ اور حافظ عراقی رحمہ اللہ نے صحیح کہا ہے۔ شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ: اس کی سند جید یعنی عمدہ ہے۔ اور امام ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ نے اس کی سند کو حسن کہا ہے۔ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک طویل روایت میں آیا ہے "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو قسم کے لوگ دوزخی ہوں گے، میں نے انہیں دیکھا نہیں ہے۔ ایک تو وہ ہیں کہ ان کے ہاتھوں میں کوڑے ہوں گے جیسے کہ بیلوں کی دُمیں ہوں، ان سے وہ لوگوں کو مارتے ہوں گے، اور (دوسری قسم) عورتیں ہوں گی (کہنے کو تو) کپڑے پہنے ہوں گی مگر (درحقیقت) ننگی ہوں گی، مائل ہونے والی اور (اپنی طرف) مائل کرنے والی، ان کے سر ایسے ہوں گے جیسے کہ دبلی پتلی بختی اونٹنیوں کے کوہان، وہ جنت میں داخل نہیں ہو سکیں گی نہ اس کی خوشبو ہی پائیں گی، حالانکہ جنت کی خوشبو اتنی اتنی مسافت سے آتی ہو گی۔" (صحیح مسلم، کتاب اللباس والزینۃ، باب النساء الکاسیات العاریات المائلات الممیلات، حدیث: 2128 ومسند احمد بن حنبل: 2/355، حدیث: 8650 وصحیح ابن حبان: 16/500، حدیث: 6461۔)

بعض علماء نے 'مائلات ممیلات' کی تشریح میں لکھا ہے کہ ان کے کنگھی کرنے اور مانگ نکالنے کا انداز ٹیڑھا ہو گا، اور یہ فاحشہ عورتوں کا انداز ہے، اور اب یہ فرنگی عورتوں کا معمول ہے جو مسلمان عورتوں نے بھی اپنا لیا ہے۔

دوسرا مسئلہ:۔ عورتوں کا سر کے بال منڈوانا بالکل جائز نہیں ہے۔ سنن نسائی میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اور مسند بزار میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے اور تفسیر ابن جریر میں عکرمہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ:

نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم أن تحلق المراۃ رأسھا

"یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ عورت اپنا سر منڈوائے۔" (سنن النسائی، کتاب الزینۃ، باب النھی عن حلق المراۃ راسھا، حدیث: 5049 وسنن الترمذی، کتاب الحج، باب کراھیۃ الحلق للنساء، حدیث: 914۔)

اور پیغمبر علیہ السلام کی نہی اس کام کے حرام ہونے کا تقاضا کرتی ہے، بشرطیکہ اس کے برخلاف کچھ اور نہ ہو۔

ملا علی قاری رحمہ اللہ شرح مشکوۃ میں لکھتے ہیں کہ "عورت کی زلفیں حسن وجمال میں ایسے ہی ہیں جیسے کہ مردوں کے حق میں داڑھی۔ البتہ زلفوں کو آخر سے کچھ ہلکا کر لینا جائز ہے۔"

صحیح مسلم میں ہے:

"ابو سلمہ بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں حاضر ہوا۔ میرے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا رضاعی بھائی بھی تھا۔ اس نے رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم کے غسل جنابت کے متعلق سوال کیا۔ سیدہ نے پانی منگوایا جو ایک صاع کے برابر تھا۔ انہوں نے اس سے غسل کیا، اور ہمارے اوران کے درمیان پردہ تھا، اور اس موقع پرانہوں نےاپنے سر پرتین چلو پانی ڈالا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ازواج نبی اپنے بال کچھ ہلکے کر لیتی تھیں کہ ورفہ ہو جاتے تھے (یعنی کانوں سے نیچے تک آ جاتے تھے)۔" (صحیح مسلم، کتاب الحیض، باب القدر المستحب من الماء فی غسل الجنابة۔۔۔۔۔، حدیث: 320۔)

امام نووی بیان کرتے ہیں کہ قاضی عیاض نے کہا کہ معروف ہے کہ عرب کی عورتیں لمبے بال رکھتی تھیں، اور شاید ازواج نبی نے آپ علیہ السلام کی وفات کے بعد یہ عمل اپنایا تھا کیونکہ وہ زیب وزینت چھوڑ چکی تھیں، اورانہیں بال لمبے کرنے کی کوئی ضرورت بھی نہ تھی اور یہ بھی چاہتی تھیں کہ بالوں کے بارے میں انہیں کچھ زیادہ محنت نہ کرنی پڑے۔ (شرح السیوطی علی مسلم: 2/80، حدیث: 320۔)

قاضی عیاض اور دیگر ائمہ نے یہی لکھا ہے کہ ان کا یہ عمل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد کا ہے، نہ کہ آپ کی زندگی کا۔ اوران سیدات کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ایسے عمل کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ تو اس میں دلیل ہے کہ عورت اپنے سر کے بال ہلکے کروا سکتی ہے۔ مذکورہ بالا روایت (ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہ کے رضاعی بھائی والی) میں قاضی عیاض رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے سیدہ کا یہ عمل سر دھونا اور جسم کا اوپر کا حصہ دیکھا تھا جس کا کسی محرم کے لیے دیکھنا حلال ہے۔ ([1]) (محمد بن ابراہیم)

---

[1] یہ حضرات جو اس ملاقات میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں آئے ہیں یہ دونوں ان کے محرم ہیں۔ ابو سلمہ جناب عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما کے فرزند اور سیدہ کے بھتیجے ہیں اور دوسرے ان کے اپنے رضاعی بھائی ہیں، اور ضروری نہیں کہ بقول قاضی عیاض رحمۃ اللہ، انہوں نے سیدہ کا غسل کرنا دیکھا ہو، بلکہ جب یہ حضرات آئے تو آپ غسل کے لیے تیار تھیں۔ ان کی آمد پر کچھ توقف ہوا۔ ادھر انہوں نے غسل نبی کے متعلق سوال کیا کہ تھوڑے سے پانی سے غسل کر لینا بہت عجیب ہے؟ سیدہ نے کہا: عجیب نہیں بلکہ یہ ہو سکتا ہے اور ہوتا تھا۔ چنانچہ انہوں نے بھی ایک صاع (چار مد، تین ساڑھے تین کلو) پانی منگوا کر پردے میں جا کر غسل کیا اور کہا دیکھو میں نے اسی پانی سے غسل کیا ہے اور سر بھی دھویا ہے۔ (از افادات شیخنا سلطان محمود رحمۃ اللہ۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

احکام و مسائل، خواتین کا انسائیکلوپیڈیا

صفحہ نمبر 686

محدث فتویٰ